السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(کیا سورہ ملک کی تلاوت عذاب قبر سے نجات دلائے گی؟ صحیح احادیث کے حوالے سے رہنمائی فرمادیں۔ (سید جاوید مسعود غزنوی، اٹک

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سورہ ملک (67۔ تَبَارَکَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْکُ۔۔۔الخ) کی فضیلت میں درج ذیل احادیث مروی ہیں۔

1: یحیی بن عمرو بن مالک النکري عن ابیہ عن ابی الجوزاء عن ابن عباس قال: ضرب بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم خباۂ علی قبر وہو لا یحسب انہ قبر' فاذا فیہ انسان یقرا سورة ملک حتی ختمہا فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال: یا رسول اللہ! ضربت خباء ي علی قبر وانا لا احسب انہ قبر' فاذا فیہ انسان یقرا سورة الملک حتی ختمہا فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ((ہی المانعة' ہی المنجیة تنجیہ من عذاب القبر)) ہذا حدیث غریب من ہذا الوجہ وفی الباب عن ابی ہریرة"

یحیی بن عمرو بن مالک النکری سے روایت ہے کہ اس نے اپنے باپ (عمرو بن مالک النکری) سے، اس نے ابوالجوزاء سے اس نے (عبداللہ) بن عباس (رضی اللہ عنہ) سے بیان کیا کہ: نبی ﷺ کے ایک صحابی نے ایک قبر پر خیمہ لگا دیا اور انھیں پتا نہیں تھا کہ یہ قبر ہے' کیا دیکھتے ہیں کہ ایک انسان (پوری) سورۃ الملک پڑھ کر اس کا ختم کر رہا ہے، تو انھوں نے نبی ﷺ کے پاس آکر کہا: یا رسول اللہ! میں نے قبر پر ایک خیمہ لگایا اور مجھے یہ خبر نہیں تھی کہ وہاں قبر ہے، کیا دیکھتا ہوں کہ ایک انسان سورۃ الملک آخر تک پڑھ کر اس کا ختم کر رہا ہے؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا: "یہ روکنے والی ہے، یہ نجات دینے والی ہے۔ یہ اسے قبر کے عذاب سے نجات دینے والی ہے" یہ (حدیث اس سند سے غریب (اجنبی) ہے۔ اور اس باب میں ابوہریرۃ (رضی اللہ عنہ) سے بھی (حدیث) مروی ہے۔ (سنن الترمذی 47/4 ح 2890 ونسخہ مخطوطہ ص 1/187

اسے یحیٰی بن عمرو بن مالک کی سند کے ساتھ درج ذیل محدثین نے بھی روایت کیا ہے:

ابو نعیم الاصبہانی (حلیة الاولیاء 3/81) البیہقی (اثبات عذاب القبر بتحقیقی ح 146 وقال: تفرد بہ یحیی بن عمرو مالک وہو ضعیف) محمد بن نصر المروزی (مختصر قیام اللیل للمقریزی ص 146،145) ابن عدی الجرجانی (الکامل فی ضعفاء الرجال 7/2662) الطبرانی (المعجم الکبیر 12/175 ح 12801) اور المزی (تہذیب الکمال 20/181۔ 182

"یہ روایت بلحاظ اصول حدیث: ضعیف ومردود ہے۔ اس کے راوی یحیی بن عمرو بن مالک کے بارے میں امام بیہقیؒ نے فرمایا: وہ ضعیف ہے

حافظ ذہبی نے فرمایا: "ضعیف" (الکاشف: 3/232)

حافظ ابن حجر العسقلانی نے گواہی دی: "ضعیف' ویقال: ان حماد بن زید کذبہ" (تقریب التہذیب: 7614)

اس راوی پر دیگر محدثین کی جرح کے لیے دیکھئے تہذیب الکمال وتہذیب التہذیب اور میزان الاعتدال وغیرہ

2: شعبة عن قتادة عن عباس الجشمی عن ابی ہریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: ((ان سورة من القران ثلاثون آیة' شفعت لرجل حتی غفر لہ۔وہی تبارک الذي بیدہ الملک)) ہذا حدیث حسن "ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بے شک قرآن کی ایک سورت تیس (30) آیتوں والی نے اپنے پڑھنے والے کی سفارش کی کہ حتی کہ اسے بخش دیا گیا، یہ سورۃ ملک ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ (سنن الترمذی: 2891)

اس حدیث کی سند حسن لذاتہ ہے۔ اسے ابوداود (1400) اور ابن ماجہ (3786) وغیرہما نے بھی امام شعبہ سے بیان کیا ہے، حافظ ابن حبان (موارد الظمان: 1766) حاکم (2/497،498) اور ذہبی نے اسے صحیح قرار دیا ہے،

تنبیہ 1: اس روایت پر بعض کی جرح مبہم ومردود ہے۔

تنبیہ 2: قتادة سے اگر شعبہ روایت کریں تو قتادہ کی روایت سماع پر محمول ہوتی ہے۔

1) سلیمانُ بنُ داوُدَ بنِ یحْیَی الطَّیِّبُ البَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا شَیْبانُ بنُ فَرُّوخَ الأُبُلِّيُّ، حَدَّثَنا سَلَّامُ بنُ مِسْکِینٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: «سُورَةٌ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هِیَ إِلَّا ثَلَاثُونَ آیَةً خَاصَمَتْ عَنْ صَاحِبِهَا حَتَّی أَدْخَلَتْهُ الْجَنَّةَ, وَهِیَ سُورَةُ تَبَارَکَ)) انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن کی ایک سورت، جس کی تیس آیتیں ہیں۔ نے اپنے پڑھنے والے کا دفاع کیا حتی کہ اسے جنت میں داخل کر دیا، یہ سورت تبارک (الذی بیدة الملک) ہے۔

(المعجم الصغير للطبرانی 1/176 ح 476 والاوسط: 3667 المختارہ للضیاء المقدسی 5/115، 114 ح 1738-1739)

اس روایت کے راوی ابوایوب سلیمان بن داود بن یحیی مولی بنی ہاشم کے حالات توثیق مطلوب ہیں ۔

2) لیث "(بن ابی سلیم) عن ابی الزبیر عن جابر: ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لاینام حتی یقرا: (الم تنزیل و تَبَارَکَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْکُ"

(جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سورۃ السجدۃ اور سورۃ الملک پڑھنے کے بغیر نہیں سوتے تھے ۔ (سنن الترمذی: 2892

یہ روایت لیث بن ابی سلیم کی سند سے درج ذیل کتابوں میں بھی موجود ہے ۔

مسند احمد (3/340 ح 14714) مسند عبد بن حمید (ح: 1038، ولیث صرح بالسماع عندہ) مسند الدارمی (ح: 3414، دوسرا نسخہ: ح 3454) قیام اللیل للمروزی مختصر المقریزی (ص 146) مصنف ابن ابی شیبہ (10/424 ح 2980) السنن الکبریٰ للنسائی (ح 10542 و عمل الیوم واللیلۃ ح: 707) عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی (ح: 675، دوسرا نسخہ ح: 677) شیخ سلیم الہلالی نے اس روایت کی طویل تخریج کر رکھی ہے ۔

لیث بن ابی سلیم ضعیف راوی ہے لیکن مغیرہ بن مسلم (صدوق / تقریب التہذیب: 6850) نے یہی روایت ابوالزبیر المکی سے بیان کر رکھی ہے ۔

لیث بن ابی سلیم ضعیف راوی ہے لیکن مغیرہ بن مسلم (صدوق / تقریب التہذیب: 6850) نے یہی روایت ابوالزبیر المکی سے بیان کر رکھی ہے ۔

(دیکھئے السنن الکبریٰ للنسائی: 10542 او عمل الیوم واللیلۃ: 706 والادب المفرد للبخاری: 1207)

ابوالزبیر مدلس راوی تھے ۔ دیکھئے میری کتاب "الفتح المبین فی تحقیق طبقات المدلسین "3/101) اور روایت معنعن (عن سے) ہے لہذا یہ سند ضعیف ہے ۔

ابوالزبیر سے پوچھا گیا کہ آپ نے یہ روایت جابر (بن عبداللہ رضی اللہ عنہ) سے سنی ہے ؟

(انھوں نے کہا: مجھے یہ خبر صرف صفوان یا ابن صفوان نے (مرسلا) بتائی ہے ۔ (سنن الترمذی: 2892

(حافظ ابن حجر نے کمال تحقیق کرتے ہوئے فرمایا ہے: وعلی ہذا فہو مرسل او معضل "اس لحاظ سے یہ روایت مرسل یا معضل (منقطع) ہے، (نتائج الافکار 3/267

حافظ ابن حجر کے اس کلام پر شیخ سلیم بن عید الہلالی السلفی لکھتے ہیں:

وہذا کلام فی غایۃ التحقیق' وقد خفی ہذا علی شیخنا الالبانی رحمہ اللہ فی الصحیحۃ (۲/۱۳-) فجعل روایۃ زہیر بن معاویۃ ہذہ عن صفوان او ابن صفوان عن جابر وہذا خطا منہ رحمہ اللہ فان صفوان لم یروہ عن جابر وانما منتہاہ عن صفوان نفسہ ---"

اور یہ کلام تحقیق کے انتہائی اعلیٰ مقام پر ہے اور یہ ہمارے استاذ شیخ الالبانیؒ پر پوشیدہ رہ گیا ۔ انھوں نے اپنی کتاب الصحیحہ میں زہیر بن معاویہ کی روایت کو صفوان یا ابن صفوان عن جابر سمجھ لیا اور یہ ان کی غلطی ہے ۔ رحمہ اللہ، بے شک صفوان نے یہ روایت جابر (رضی اللہ عنہ) سے بیان نہیں کی، یہ تو ان کا اپنا قول ہے (عجالۃ الراغب المتمنی 2/769) یا مرسل ہے ۔

خلاصۃ التحقیق: یہ روایت بلحاظ سند ضعیف ہے ۔

3) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

یؤتی رجل من جوانب قبرہ 'فجعلت سورۃ من القرآن تجادل عنہ حتی منعتہ "ایک آدمی کی قبر میں قرآن کی ایک سورت (تیس آیتوں والی) نے آدمی کا دفاع کیا حتی کہ وہ شخص عذاب سے بچ گیا ۔ (مرہ تابعی کہتے ہیں کہ) میں " نے اور مسروق (تابعی) نے غور کیا تو اس نتیجے پر پہنچے کہ یہ سورۃ الملک ہے ۔ (دلائل النبوۃ للبیہقی 7/41 وسندہ حسن) اس روایت کی دوسری سندوں کے لیے دیکھئے مستدرک الحاکم (2/498) وغیرہ ایک روایت میں ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سورۃ تبارک ہی المانعۃ تمنع باذن اللہ من عذاب القبر ۔ ۔ ۔ الخ

(سورۃ الملک، اللہ کے اذن سے، عذاب قبر سے بچاتی ہے، (اثبات عذاب القبر للبیہقی ح 145 بتحقیقی وسندہ حسن

خالد بن معدانؒ (تابعی، متوفی 103ھ) سونے سے پہلے سورۃ السجدۃ اور سورۃ الملک ضرور پڑھتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ دو سورتیں پڑھنے والے کی سفارش کریں گی اور اسے عذاب قبر سے بچائیں گی ۔ (مسند دارمی: 6 (2/455 ح 3413 وسندہ اضواء المصابیح ح 2176) ب

یہ روایت دارمی (من الحذاق) کی عبداللہ بن صالح کاتب اللیث سے روایت ہونے کی وجہ سے حسن ہے ۔ صحیح حسن کی دو قسمیں انتہائی اہم ہیں:

1) صحیح لذاتہ 2) حسن لذاتہ

صحیح حدیث کی طرح حسن حدیث بھی حجت ہوتی ہے ،

(خلاصۃ التحقیق : سونے سے پہلے سورہ تبارک پڑھنا صحیح ہے اور موجب ثواب ہے۔ (الحدیث :4

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ

جلد1۔کتاب الدعاء۔صفحہ497

محدث فتویٰ